بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۶ فتح ۱۳۴۳ھش | ۳۰ رجب ۱۳۸۴ھ | ۶ دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۸۴

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۵ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ایمان کے کمالِ تام کا ذریعہ الہامات صحیحہ ہوتے ہیں

## الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرا ہو جاتا ہے

"اصل میں ایمان کے کمالِ تام کا ذریعہ الہامات صحیحہ اور پیشگوئی ہوتے ہیں۔ ایمان کبھی قصوں کہانیوں سے ترقی نہیں پکڑتے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے جس راہ و رسم کا پابند اپنے آباء و اجداد کو پاتا ہے اکثر اسی کا پابند ہوا کرتا ہے۔ اگر ایک بُت پرست کے گھر میں پیدا ہوا ہو تو بُت پرستی ہی اس کا شیوہ ہوگا اور اگر ایک عیسائی کے ہاں اس نے تربیت پائی ہے تو وہی خُو بُو اس میں پائی جاوے گی مگر اس کے مسائل اور اس کے بنیادی عقائد کا بہت حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی عقل و فہم میں کچھ بھی نہیں آیا ہوتا صرف لکیر کا فقیر ہوتا ہے بچپن اور اوائل عمر میں تو کیا کوئی ان مذاہب کی حقیقت سے آگاہ ہوگا عیسویت کے حامی تو اگر ان سے کوئی پوری تعلیم کا پورا جوان عاقل بالغ بھی ان کی تثلیث کے راز کو پوچھے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ راز ہے جو ایشیائی دماغ کی بناوٹ کے لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور یہی حال بُت پرست کا ہے۔ ہاں البتہ اسلام ایک دنیا میں ایسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد ایسے ہیں کہ انسان انکو سمجھ سکتا ہے اور وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام کے مسائل ایسے ہیں کہ کسی خاص دماغ یا عقل کے واسطے خاص نہیں بلکہ وہ تمام دنیا کے واسطے یکساں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ میں آسکتے ہیں مگر وہ زندہ ایمان کہ جس سے انسان خدا تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور وہ نور جس سے انسان کی آنکھ کھل کر اس کو ایقان تام حاصل ہو جاوے وہ صرف الہام ہی پر منحصر ہے۔ الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرا ہو جاتا ہے اور ایک قسم کا اطمینان اور تسلی اسے ملتی ہے۔ اس کا نفس اس دن سے خدا تعالیٰ میں آرام پانے لگتا ہے اور ہر گناہ اور فسق و فجور سے اس کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

## اخبار احمدیہ

● — ربوہ ۵ دسمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ کے طور پر آپ نے ۲ دسمبر ۱۹۶۴ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے ۱۸ جون ۱۹۵۵ء کو بمقام احمدیہ ہال کراچی ارشاد فرمایا تھا۔ اس پُر معارف خطبہ میں حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ جماعت کے کمزور حصہ کو مضبوط بنانے اور اس کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں نیز اپنے نیک نمونہ سے لوگوں کے قلوب میں احمدیت کی محبت پیدا کریں۔

● — ربوہ ۵ دسمبر۔ مبلغ ٹوگولینڈ (مغربی افریقہ) مکرم قاضی مبارک احمد صاحب دو ڈھائی سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۴ دسمبر بروز جمعہ ۶ بجے شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی آپ کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمت دین کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین

● — ربوہ — مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مسلسل کئی سال تک وہاں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۷ دسمبر بروز پیر ۶ بجے شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کے ایک مخلص دوست برادرم رشیدی مسّا صاحب بھی آپ کے ہمراہ اسی گاڑی سے ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر ان کے استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۲ء

# المنبر اپنے جرم کو چھپانے کے لئے غلط بحث کر رہا ہے

المنبر کے ایڈیٹر نے ایک فتویٰ شائع کیا جس کا ذکر ہم الفضل کے ایک اداریہ میں کر چکے ہیں۔ اس فتوےٰ کا ماحصل یہ ہے کہ جو شخص حیاتِ عیسیٰ کا قائل نہیں واجب القتل ہے۔

بعض اخبارات نے جب اس فتوےٰ کا نوٹس لیا تو اب بجائے اس کے کہ المنبر کے ایڈیٹر صاحب معذرت کرتے اور اپنی اس متعصبانہ جسارت کی تلافی کی کوشش کرتے یہ شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ گویا قادیانی آپ کی توانہ شریف کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسا کہ کہتے ہیں

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

چنانچہ اب آپ ہر اشاعت میں المنبر کے متعدد صفحات اس دوہائی کی نذر کر رہے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ پاکستان پاکستان نہیں بلکہ افغانستان ہے اور حکومت خدانخواستہ اتنی بھی عقل نہیں رکھتی کہ سمجھ سکے کہ اشتعال انگیزی کیا ہوتی ہے۔

"قادیانی" بیچارے تو غیر کمزور لوگ ہیں حیرت یہ ہے کہ ابھی حکومت نے ان کے خلاف کوئی قدم اٹھایا بھی نہیں مگر آپ نے پہلے ہی اس کے برخلاف بھی الزام تراشی کر دی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"قادیانی پریس کا لب و لہجہ جارحانہ ہو گیا ہے اور وہ مسلمانوں کو باور کرا رہے ہیں کہ حکومتِ پاکستان ان کے زیرِ اثر ہے"

(المنبر ۶/۱۱/۶۲ ص۳)

آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ اپنے خلاف حکومت کے ہاتھ باندھ رہے ہیں اور جو قاتلانہ فتوےٰ شائع کیا ہے اس طرح اس کے قانونی نتائج سے محفوظ ہو جائیں گے

۲۔ یہ تو ایک سیدھی بات ہے اور ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے کہ "المنبر" کی اس میں سراسر زیادتی ہے لیکن ایڈیٹر صاحب غلط بحث کر کے اب اسکے نتائج سے بچنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اشاعت ۲۷/۱۱/۶۲ میں لکھتے ہیں:۔

"قادیانی پریس نے محکمہ پریس برانچ ہی نہیں خود قادیانی جماعت کے افراد کو مدیر المنبر کے خلاف اشتعال دلاتے وقت اس وضاحت کے بغیر فتوےٰ کی عبارت شائع کی اور المنبر کی وضاحت در وضاحت کے باوجود اس سلسلہ اشتعال و خیانت کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ (کیا آپ ایمان سے کہتے ہیں؟)

قادیانی پریس کی یہ بوکھلاہٹ صرف اسی وجہ سے ہے کہ قادیانی پریس یہ بخوبی جانتا ہے کہ جس انداز سے "المنبر" قادیانی لٹریچر کو تعلیمیافتہ طبقہ کے سامنے بے نقاب کر رہا ہے۔ اگر یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے تو قادیانیت کی حقیقت سب پر واضح ہو جائے گی اور قادیانی امت اور اس امت کے نبی کی اخلاقی حالت کماحقہٗ آشکار ہو جائے گی"۔

(المنبر ۲۷/۱۱/۶۲ ص۱۱)

یعنی اگر حکومت کی توجہ آپ کے شائع کردہ مجرمانہ فتوےٰ کی طرف دلائی جائے تو ایڈیٹر صاحب کے خیال میں یہ محض اس لئے ہے کہ المنبر احمدیت کے خلاف لکھ رہا ہے جس پر اس کو بڑا ناز ہے۔ اس کا جواب تو ہماری طرف سے صرف یہ ہے کہ ع

نانکم گن کہ دویں باغ بسے چوں تو شگفتہ

جماعتِ احمدیہ کو ہزاروں طوفانوں سے واسطہ پڑا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طوفان سے کشتیٔ نوح کی طرح صحیح و سلامت پار اترتی آئی ہے۔ اور جن بزرگوں کے آپ نے نام لئے ہیں ان میں سے ہر ایک زبان حال و قال سے گواہ ہے۔ قال سے تو آپ بھی گواہی دے چکے ہیں ان شاء اللہ حال سے بھی گواہی دیں گے۔

۳۔ اگرچہ المنبر تقریباً ہر پرچہ میں "احمدیت" کی مخالفت میں لکھتا رہتا ہے اور ایسے فرسودہ اعتراضات غیر اسلامی زبان میں دہراتا رہتا ہے جن کا جواب باصواب جماعت کی طرف سے کئی بار دیا جا چکا ہے مگر نصرتِ الٰہی سے کبھی کبھی خود اس کی زبان سے بھی ایسی باتیں نکل جاتی ہیں جو جماعتِ احمدیہ کے کام کی تعریف میں ہوتی ہیں۔ اور "ربما یود السذین" کا منظر دکھا جاتی ہیں۔ ہم گزشتہ دنوں میں اس ضمن میں المنبر کے کئی ایک حوالے الفضل میں نقل کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم پھر ایک بار یاددہانی کے لئے المنبر کی چند تحریریں پیش کرتے ہیں:۔

"قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اوّلیت اس جدوجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر یہ لوگ غیر مسلم ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل ثابت کرتے ہیں۔ سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن و سلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں"۔

(المنبر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت۔ کشمیر۔ انڈونیشیا۔ اسرائیل۔ جرمن۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ امریکہ۔ برطانیہ دمشق۔ نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپیوں کی جائیدادیں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کر رکھی ہیں"۔

(المنبر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

"۱۹۵۳ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے۔ اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں۔ قادیانی عین انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدرِ حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے۔ گویا بزبانِ حال و قال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملتِ اسلامیہ جماعت جو اس وقت جبکہ آپ ہمیں کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن ان کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں"۔

(المنیر ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء)

ہم نے یہ عبارتیں محض اس لئے نقل کی ہیں کہ اگرچہ بظاہر المنبر کے ایڈیٹر یہی باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ان کی نظر میں جماعتِ احمدیہ گردن زدنی اور کشتنی ہے مگر ان کے دل کی گہرائیوں میں کہیں نہ کہیں جماعتِ احمدیہ کے کام کے متعلق احترام کی رمق ضرور موجود ہے یقیناً یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی حالت بالکل مایوسی کی حد تک نہیں پہنچی اور اگر وہ صحیح اسلامی نقطۂ نظر کو اپنا لیں تو آج جو باتیں ان کو جماعتِ احمدیہ میں قابلِ اعتراض معلوم ہوتی ہیں وہی مستحسن نظر آنے لگیں۔

ہماری اس بات کو اس امر سے بھی تقویت پہنچتی ہے کہ آپ پہلے مودودی صاحب کے ساتھیوں میں سے تھے مگر ہمیں مودودی صاحب کے نظریات کے متعلق جو اعتراضات ہیں تقریباً انہیں وجوہات کے پیش نظر المنبر کے ایڈیٹر اور انکے دوسرے ساتھی مولوی امین احسن اصلاحی وغیرہ مودودی صاحب سے جدا ہو چکے ہیں اور اب اس سوچ میں ہیں کہ کیا کریں۔ ہم انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ احمدیت کو مخالفانہ نظر سے دیکھنے کی بجائے خلوص اور رجاء کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کریں تو شاید ان کو صراطِ مستقیم کا رشتہ ہاتھ آجائے اور وہ اسلام کی واقعی کوئی صحیح خدمت کر سکیں۔

---

## امتحان انصار اللہ

### سہ ماہی چہارم ۱۳۴۱ھش/۱۹۶۲ء

تاریخ امتحان ۱۱/۱۲/۶۲ء بروز جمعہ ربوہ کیلئے اور ۱۲/۱۲/۶۲ء بروز اتوار بیرونجات کیلئے

نصاب:۔

معیار اوّل:۔ (ا) آخری پارہ کا ربع دوم (ترجمہ)

(ب) ربع دوم کی پہلی تین سورتیں التطفیف۔ الانشقاق۔ البروج حفظ

(ج) حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کوئی سے پانچ کارنامے۔ (تحریری)

معیار دوم:۔ (ناخواندہ و معذورین کیلئے)

(ا) قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔

(ب) معیار اوّل کی تین سورتوں میں سے کوئی ایک (زبانی)

(ج) حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پانچ کارنامے (زبانی)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# نماز باجماعت کی اہمیت

## نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی ایک بہت بڑا گناہ ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ النمل کی آیت الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم بالاخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پھر فرماتا ہے قرآن ہدایت اور بشارت کا تو موجب ہے مگر ان کے لئے نہیں جو اپنے منہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن عمل دیکھو تو نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نہ قرآن ہدایت کا موجب بنتا ہے اور نہ الٰہی تائیدات اور اس کی برکات ان کے شاملِ حال ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی کامل ہدایت اور اس کی بشارت کے شیریں ثمرات سے صرف وہی لوگ متمتع ہوتے ہیں جو باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کیلئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے عبادتِ الٰہی ہی ہے۔ اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے۔ تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعوےٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہو گا اس لئے اس جگہ مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یقیمون الصلوٰۃ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ جس کی طرف یقیمون کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی نماز کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں۔ اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یصلون کہنا کافی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یصلون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اقیموا الصلوٰۃ یا اقاموا الصلوٰۃ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔

پس مومنوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو۔ تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا ان کو گوارا ہو سکے۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا۔ کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے۔ اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے میں نے انہیں لکھا۔ کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا۔ اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اسکے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں۔ تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر کو کھانے دیں۔ اور تریاق سے بچایا جائے۔

غرض اقامت صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا یا وضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے۔ اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا۔ تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا۔ اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیوار کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلیوں میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جمے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے۔ اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک میں چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔) جب اس نابینا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں۔ اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا۔ اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے۔ تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی تھوڑا ہی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کو واپس بلاؤ۔ جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے۔ تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ۔ مسجد میں ضرور آیا کرو۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو۔ تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو گو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے۔ نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کام سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہو گا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔ لیکن ایسی قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ص ۳۰۱ تا ۳۰۲)

## جاوداں جانا زندگانی کو

جاوداں جانا زندگانی کو
ہم نے دھوکا دیا جوانی کو

چیستاں تھا ہر ایک ذرۂ خاک
عقلِ انساں کی ہمہ دانی کو

کس نے صرف ایک حرفِ کُن کہہ کر
مختصر کر دیا کہانی کو

آنسوؤں نے تو دل کو دھو ڈالا
ہم نے سمجھا تھا خون پانی کو

ہم سے اپنا لیا فرشتوں نے
آخرِ شب کی نوحہ خوانی کو

جانے وہ دن کب آئے گا ناہید
جائیں گے اپنی راجدھانی کو

عبد السلام ناہید

# صداقتِ احمدیت کے بعض دلائل

نوٹ:۔ خدام کے لئے اصلاح وارشاد کے کام میں آسانی پیدا کرنے کی غرض سے ذیل کا مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ خدام کو چاہیئے کہ ان دلائل کو زبانی یاد کرلیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد)

## ختمِ نبوت کا صحیح مفہوم

سورۂ فاتحہ میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی گئی ہے :۔

اھدنا الصّراط المستقیم
صراط الّذین انعمت علیھم

اے خدا ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔

انعام پانے والے لوگوں کی تشریح کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

ومن یطع اللّٰہ والرّسول
فاولٰئک مع الّذین
انعم اللّٰہ علیھم من النّبیّین
والصدّیقین والشھدآء
والصّٰلحین وحسن اولٰئک
رفیقًا ٥ (سورۃ النساء آیت ۷۰)

یعنی وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی سچی پیروی کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہیں جن پر خدا نے انعام کیا۔ یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور صالح۔ اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے بہت اچھے ساتھی اور رفیق ہیں۔

یہاں مع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو عربی میں مِن کے مفہوم کو بھی ظاہر کرتا ہے چنانچہ قرآنِ کریم میں آتا ہے :۔

توفّنا مع الابرار

(سورۂ آل عمران آیت ۱۹۴)

یعنی نیک بندوں کے ساتھ یعنی ان میں شامل کرکے وفات دے۔

پس ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں آپ کے سچے متبعین مقامِ نبوت حاصل کرسکتے ہیں لیکن باقی نبیوں کے متبعین کے ساتھ صرف یہ وعدہ تھا کہ وہ صدیقوں اور شہیدوں میں شامل ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

الّذین اٰمنوا باللّٰہ و
رسلہٖ اولٰٓئک ھم
الصدّیقون والشھدآء
عند ربّھم ٥

(سورۃ الحدید آیت ۲۰)

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر فرمایا :۔

لوعاش ابراھیم لکان صدّیقًا نبیًّا۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

اگر میرا بچہ ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بن جاتا۔

اگر نبوت بند ہوتی تو آنحضرت صلے اللہ یہ نہ فرماتے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور نبی ہوتے اس بات کے مترادف ہے کہ اگر وہ نبی بن سکتے تھے لیکن وہ وفات کی وجہ سے (نہ کہ ختم نبوت کی وجہ سے) نبی نہ بن سکے۔

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں :۔

قولوا انّہٗ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لانبیّ بعدہٗ۔

یعنی یہ کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

## وفاتِ مسیح

حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا قرآنِ کریم میں تیس جگہ ذکر ہے۔ لیکن زندگی کا ایک جگہ بھی نہیں۔

قرآن کریم میں متعدد ایسی آیات موجود ہیں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات پر دلیل ہیں۔ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت کے ساتھ یہ ذکر فرمایا ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے یہ دریافت فرمائے گا

ءَانت قلت للنّاس اتّخذونی
وامّی الٰھین من دون اللّٰہ

کہ کیا تو نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں مریم کو خدا تعالےٰ کے سوا معبود بنانا؟ تو مسیح علیہ السلام جواب دیں گے

ماقلت لھم الّا ما امرتنی
بہٖ ان اعبدوا اللّٰہ ربّی
وربّکم۔

میں نے ان سے صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور پھر فرمائیں گے

وکنت علیھم شھیدًا
مادمت فیھم فلمّا
توفّیتنی کنت انت الرّقیب
علیھم ٥

کہ جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگران رہا مگر جب تو نے میری روح قبض کرلی تو تو ہی ان کا نگران تھا۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام کے اس جواب سے واضح ہے کہ عیسائیوں کی گمراہی ان کی زندگی میں شروع نہیں ہوئی بلکہ آپ کی وفات کے بعد وہ لوگ شرک میں مبتلا ہوئے۔ یہاں توفّیتنی کے معنے وفات کے ہی ہیں کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث لائے ہیں کہ قیامت کے دن ایک موقعہ پر خود محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بھی بعینہٖ انہی الفاظ میں جواب دیں گے جس سے ثابت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فلمّا توفّیتنی کے معنی وفات کے ہی سمجھتے تھے۔

## صداقت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے من جانب اللہ ہونے کی صداقت پر ایک عقلی دلیل پیش فرماتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔

لو تقوّل علینا بعض الاقاویل
لاخذنا منہ بالیمین۔
ثمّ لقطعنا منہ الوتین
فما منکم من احدٍ عنہ
حاجزین۔

(الحاقہ۔ آیت ۴۵)

یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ اور اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے قادر و توانا ہونے پر ایمان رکھنے والا ہر انسان اس دلیل کے وزن سے انکار نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسرے متعدد مقامات پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ پر افتراء کرنیوالا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

آیت مذکورہ بالا سے یہ ثابت ہے کہ کسی شخص کو اس کے جھوٹے دعوئ الہام کے بعد اتنی زندگی نہیں مل سکتی جتنی زندگی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوئے نبوت کے بعد پائی تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اس آیت میں مذکورہ معیار کو اپنی صداقت کے لئے پیش فرمایا ہے۔ آپ نے سنہ ۱۳۲۶ھ میں وفات پائی۔ اور سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپ الہاماتِ الٰہی سے مشرف ہوئے تھے۔ گویا آپ کے دعوئے الہامات کے بعد آپ نے قریباً ۳۶ سال عمر پائی۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال نہیں ملتی جس نے خدا کی طرف سے الہام کا مسلسل دعویٰ کیا ہو اور اسے اتنی طویل عمر پائی ہو۔

چنانچہ آپ نے فرمایا ہے :۔

"اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کسی سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ضائع کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُن لو کہ میری روح ہلاک ہونیوالی نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔"

(انوار الاسلام)

## ربوہ میں "یوم والدین" کے جلسے

جلسہ سالانہ پر ربوہ کے اطفال کو بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اس مقصد کے حصول کے سلسلہ میں 'یوم والدین' کے جلسے ربوہ کے ہر حلقہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ والدین (ماں اور باپ) اور عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے :۔

۵ر دسمبر کو ۱۔ فیکٹری ایریا ۲۔ دار الرحمت شرقی (ب) ۳۔ باب الابواب ۴۔ دار الیمن شرقی (ر) ۵۔ دار الصدر غربی (ر)

۷ر دسمبر کو ۱۔ دار الرحمت غربی ۲۔ دار الرحمت شرقی (ب) ۳۔ دار النصر غربی۔ ۴۔ دار الیمن شرقی (ب) ۵۔ دار الصدر غربی (ب)

۸ر دسمبر کو ۱۔ دار الرحمت وسطی

۹ر دسمبر کو ۱۔ دار البرکات ۲۔ دار النصر شرقی ۳۔ دار الیمن وسطی (ر) ۴۔ دار الصدر شرقی

۱۰ر دسمبر کو ۱۔ گول بازار ۲۔ دار الیمن وسطی (ب) ۳۔ دار الصدر جنوبی۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## چنیوٹ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا سالانہ جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار مسجد احمدیہ چنیوٹ (محلہ راجیوالی) میں منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ بعد نماز عصر سے شروع ہوکر رات کے آٹھ بجے تک جاری رہے گا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے علاوہ سلسلہ کے ممتاز علماء تقاریر فرمادیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر ممنون فرمادیں۔

(محمد عمر بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

# حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کا دورہ سیالکوٹ

## جلسہ سیرۃ النبی صلعم اور یوم والدین کی تقاریب میں اہم تقاریر

مورخہ ۲۹ ر نومبر کو لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے زیر اہتمام دو اہم اور کامیاب تقاریب عمل میں آئیں جن میں دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی ازراہ کرم شمولیت فرمائی اور دو ایمان افروز تقاریر سے حاضرات کو محظوظ فرمایا۔

اس تقریب میں کثیر تعداد میں سیالکوٹ کی احمدی اور غیر احمدی مستورات کے علاوہ پندرہ بیس نواحی دیہات کی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ نیز راولپنڈی ۔گوجرانوالہ ۔لاہور اور کیمل پور کی لجنات کی نمائندگان بھی موجود تھیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ ۲۹ ر نومبر کی صبح چھ بجے بذریعہ کار ربوہ سے روانہ ہو کر نو بجے کے قریب سیالکوٹ پہنچیں۔ خاکسارہ امۃ اللطیف کے علاوہ محترمہ امۃ الرشید لطیف صاحبہ کو بھی آپ کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت سیدہ موصوفہ تھوڑی دیر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی کوٹھی پر ٹھہرنے کے بعد احمدیہ گرلز ہائی سکول میں تشریف لے گئیں جہاں پر محترمہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ لیڈی اینڈرسن گرلز ہائی سکول کی صدارت میں جلسہ یوم والدین شروع ہوا۔

تلاوت طاہرہ ندرک صاحبہ نے کی اور نظم ناصرہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ نصرت راشدی صاحبہ صدر لجنہ سیالکوٹ نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔

پھر زہرہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون "بچوں پر ماحول کا اثر" کے موضوع پر پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے سوا گیارہ سے بارہ بجے تک ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ان احسانات کا تفصیل سے بڑے مؤثر پیرایہ میں ذکر فرمایا۔ جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مستورات پر کئے۔ اور اسی ضمن میں اسلام میں عورت کا مقام اسکے حقوق اور اس کی ذمہ داریوں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں والدین پر اور خصوصاً ماؤں پر کیا اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ کی تقریر اوّل سے آخر تک گہری دلچسپی اور محویت کے ساتھ سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ صدر جلسہ نے حضرت سیدہ موصوفہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور کہا کہ محترمہ ام متین صاحبہ نے جو کچھ فرمایا ہے کاش ہماری بہنیں اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اپنے فرائض کو کماحقہٗ ادا کریں۔ آج کی نسل میں نیک و بد کی تمیز کا احساس ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بچوں کی تربیت کا کام اسی صورت میں احسن طریق پر انجام پا سکتا ہے جبکہ والدین اور استاد مل کر کوشش کریں۔

آپ نے احمدیہ گرلز سکول کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایسی درس گاہ ہے کہ جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاق پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب نہایت کامیابی سے ½۱۲ بجے ختم ہو گئی۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے "مریم صدیقہ" لائبریری کا افتتاح فرمایا جو لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے قائم کی ہے۔

### جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

½۲ بجے جلسہ سیرۃ النبی شروع ہوا۔ جس میں کافی تعداد میں غیر از جماعت معزز مستورات بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم امۃ الرحمن صاحبہ ڈار نے کی اور نظم ضیاء صاحبہ نے پڑھی۔ ایک مختصر مضمون بشریٰ صادقہ صاحبہ نے سیرۃ کے موضوع پر پڑھا۔ اس کے بعد حضرت محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی نہایت پراثر تقریر میں تفصیل کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ فخر صرف اور صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور کامل توحید کو قائم کیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو ایسے رنگ میں پیش کیا جس سے اس پر کامل اور زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں آپ نے مختلف تاریخی مثالوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز تحریروں کے متعدد حوالے بھی پیش کئے جن میں حضورؑ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان صفات پر روشنی ڈالی ہے اور توحید حقیقی کے قیام کے سلسلے میں آنحضرت کے ارشادات اور کامل نمونہ کو پیش فرمایا ہے۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی اثرانگیز تقریر کے آخری حصہ میں اس امر پر زور دیا کہ تمام مسلمان خواتین کا فرض ہے کہ وہ توحید حقیقی پر زندہ ایمان اپنے قلوب میں پیدا کریں اسکے ص ۴

۴۳ - لوازمات کو ادا کریں اور پھر اپنی اولادوں کے قلوب میں بھی خدا اور اسکے رسولؐ کی حقیقی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کی یہ تقریر بھی بہت کامیاب رہی۔ اور حاضرات اس سے گہرے طور پر متاثر ہوئیں۔

آخر میں محترمہ زرینہ بخاری صاحبہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شہرہ آفاق نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور پانچ بجے شام یہ جلسہ نہایت کامیابی کیساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں مقامی لجنہ کی طرف سے چائے پیش کی گئی جس کے بعد ساڑھے پانچ بجے کے قریب حضرت سیدہ موصوفہ بذریعہ کار واپس ربوہ روانہ ہو گئیں۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

---

# دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں باغیچۂ اطفال کا پُرمسرت افتتاح

## افتتاحی تقریب میں کارکنان تحریک جدید کے دو صد اطفال کی شرکت

### بچوں سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۴ ر دسمبر۔ کل شام یہاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دفاتر تحریک جدید میں ایک خوشنما باغیچۂ اطفال (چلڈرن پارک) کا افتتاح فرمایا۔ اس پُرمسرت افتتاحی تقریب میں بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین اسلام اور تحریک جدید کے جملہ دیگر کارکنان کے دو صد کے قریب نوعمر بچوں نے شرکت کی۔

یہ باغیچہ جس کا رقبہ قریباً بائیس ہزار مربع فٹ ہے تحریک جدید نے اس غرض سے بنایا ہے کہ اس میں شام کے وقت کارکنان کے نوعمر بچے سرپرستوں کی نگرانی میں سیر و تفریح کر سکیں اور اپنی عمر کے لحاظ سے مختلف قسم کے پُرمسرت کھیلوں میں حصہ لیکر اس وقت کو ہنسی خوشی گزار سکیں۔ اسے گھاس اور پھولوں کی خوشنما کیاریوں کے علاوہ پینگیں بڑھانے والے جھولوں، اوپر نیچے ہونیوالے چوبی تختوں اور بلندی سے نیچے کی طرف تیزی کے ساتھ پھسلنے کے لئے لکڑی کے بنے ہوئے چکنے راستوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ پھر اس امر کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں علیحدہ علیحدہ ان سب کھیلوں میں حصہ لے سکیں۔ یہ باغیچہ ان جملہ انتظامات کے ساتھ چھ سات ہزار روپے کے صرف سے بن کر تیار ہوا ہے۔ جس میں زمین کی قیمت شامل نہیں ہے۔

چار بجے شام جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب باغیچہ کے افتتاح کیلئے تشریف لائے تو خوش پوش نوعمر بچوں اور بچیوں نے جو باغیچہ کے وسط میں دو علیحدہ علیحدہ قطاروں میں کھڑے ہوئے تھے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کہکر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ہر بچہ کے پاس جا کر اُس سے مصافحہ کیا۔ اور سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا۔ مکرم حسن محمد خاں صاحب عارف نائب وکیل التبشیر اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی ساتھ کے ساتھ ہر بچہ کا تعارف کراتے جاتے تھے۔ اس موقع پر بعض بچیوں نے چھوٹے چھوٹے خوشنما گلدستے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ جنہیں آپ نے بڑی مسرت کے ساتھ قبول فرمایا۔ ازاں بعد جملہ بچوں اور بچیوں نے علیحدہ علیحدہ قرینے سے آراستہ کی ہوئی میزوں کے گرد کھڑے ہو کر دودھ پینے کے علاوہ لڈوؤں سے منہ میٹھا کیا۔

بعدہ افتتاحی تقریب تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی جو عزیز محمد ادریس ابن مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی مبلغ مشرقی افریقہ نے کی۔ درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم عزیز محمد داؤد ابن مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ کھیل کا میدان جہاں بچوں کیلئے تفریح اور ورزش کا سامان مہیا کرتا ہے وہاں بہت سے اخلاقی سبق بھی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ضروری اور اہم سبق یہ ہے کہ بچے باہم مل جل کر محبت ہمدردی تعاون اور مساوات کے جذبہ کے ماتحت اپنا وقت گزاریں۔ آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ کھیل کود کے ان سامانوں سے اسطرح مل جل کر فائدہ اٹھائیں کہ باری باری سب بچے ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان نصائح کے بعد آپ نے پینگ بڑھانیوالے جھولوں کا تالا کھول کر باغیچہ کا افتتاح فرمایا۔ اسکے ساتھ ہی بچوں اور بچیوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ جھولوں پر باری باری جھولنا اور اچھلنا کودنا شروع کر دیا انتہائی ذوق و شوق اور خوشی و مسرت کے عالم میں بچوں کی یہ اچھل کود مغرب کی اذان تک جاری رہی۔

بچوں کی ان کھیلوں اور اچھل کود سے کچھ دیر لطف اندوز ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کارکنان تحریک جدید کے رہائشی کوارٹروں کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے عمومی جائزہ کے علاوہ بعض کوارٹروں کے اندر جا کر ان کی حالت کا تفصیلی طور پر معائنہ فرمایا۔ اور کوارٹروں کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ میں مکرم چوہدری غلام لیسین صاحب نائب وکیل الدیوان کو ضروری ہدایات دیں۔

## سالانہ مصباح کے متعلق ضروری اعلان

مصباح کا خلافت نمبر جلسہ سے پہلے شائع ہو رہا ہے لیکن جلسہ کی مصروفیت کی وجہ سے دسمبر میں پوسٹ نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ دس جنوری ۱۹۶۵ء کو پوسٹ ہوگا۔ اس لئے جن بہنوں یا بھائیوں نے جلسہ پر اپنا مصباح وصول کرنا ہو وہ اپنا خریداری نمبر اور مکمل ایڈریس دفتر میں درج کرا کر اپنا پرچہ وصول کر سکتے ہیں۔ خریداری نمبر بتائے بغیر ان کو دستی پرچہ نہ مل سکے گا۔

(مدیرہ)


هو الشافی

## جوہر مقویات

اعلیٰ درجہ کا مقوی اعصاب ہے قوائے نفسانیہ پر پورا اثر کرتا ہے۔ جید القوام ہونے کی وجہ سے جوانوں کی طاقت اور جسم کو مضبوط بناتا ہے۔ گرمی اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بڑھاپے کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اعصابی کمزوری اور ریاح کی دردوں کو فائدہ دیتا ہے۔

قیمت ۳۰ گولی ۔ ۔ ۔ ۵ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ڈی آئی پرائمری سکول ربوہ


## اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال پہلی سہ ماہی کا امتحان فروری ۱۹۶۵ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ امتحان میں "توضیح المرام" اور تیسرے پارے کا نصف آخر شامل ہے۔ تمام لجنات کی سیکرٹری اور صدر صاحبہ اس اعلان کو نوٹ فرمالیں اور اپنی اپنی جگہ تیاری شروع کروادیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ ساجدہ منیرہ بیمار ہیں۔ بزرگان و احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ کریم کے حضور دعا کریں۔

(سید شاہ میر احمد اشرف کارکن لنگر خانہ۔ ربوہ)


## اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والے جانوروں کے مہلک اپھارہ کو بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں دور کرتا ہے۔ پیکٹ ۱/۲۵ درجن ۶/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ



# تاریخ احمدیت جلد پنجم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی (قریباً) چالیس سالہ مقدس زندگی اور آپ کے سنہری عہدِ خلافت کی دینی، تنظیمی اور علمی خدمات کا روح پرور مرقع۔

پیش لفظ۔ از قلم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔

خاص مضمون۔ رقم فرمودہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت (ہیگ) سابق صدر عالمی اسمبلی (نیویارک)

پہلا باب۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوانح قبل از خلافت

دوسرا باب۔ آغاز خلافت ثانیہ سے لے کر نظارتوں کے قیام تک۔

تیسرا باب۔ دار التبلیغ امریکہ کی بنیاد سے لیکر لجنہ اماء اللہ کے قیام تک۔

چوتھا باب۔ تحریک شدھی کے خلاف محاذِ جنگ۔ مجاہدین احمدیت کے کارنامے نمایاں اور اسلام کی شاندار فتوحات

پانچواں باب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا سفر یورپ اور مغرب میں فتح اسلام کی بنیاد

چھٹا باب۔ شہدائے کابل کی شہادت سے لیکر مسلمانان ہند کی ترقی و بہبود سے متعلق منظم جدوجہد تک

ساتواں باب۔ کتاب "رنگیلا رسول" اور رسالہ "ورتمان" کا فتنہ، جماعت احمدیہ کا زبردست دفاع اور تحفظِ ناموس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ملک گیر تحریک کا آغاز۔

• متعدد اہم اور نایاب دستاویزات پر مشتمل ضمیمہ • چودہ نایاب یا غیر مطبوعہ تصویریں • کتابت و طباعت عمدہ • گرد پوش نفیس کپڑے سے مزین • حجم قریباً ساڑھے چھ سو صفحات اور • قیمت صرف ساڑھے آٹھ روپے

سالانہ جلسہ پر ہر کتب فروش سے طلب فرمائیں

مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ (ضلع جھنگ)


حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کیلئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعودؑ)


جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۶۴ء

میں شمولیت و واپسی کے لئے

# طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

(۲۶ - دی مال لاہور)

کو خدمت کا موقعہ دیں۔ یہ آپ کی اپنی کمپنی ہے

اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ گجرات منٹگمری۔ بہاولنگر۔ لاہور۔ لائل پور

و دیگر مقامات سے پوری بسوں کی بکنگ شروع ہے

(مینیجر)

# وصایا

**ضروری نوٹ**:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے گا بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کرچکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

**مثل نمبر ۱۷۵۵۸**

میں غلام احمد ولد فتح علی قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین ۱/۲ ۶ کیلے ہے جو بیلاں پر موضع چک ۹۸ شمالی میں ہے جس کی موجودہ قیمت ۱۳ ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد غلام احمد ولد فتح علی چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا فتح علی والد موصی چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری امور عامہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔

نوٹ:۔ میں اپنی زرعی زمین کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جاوے۔ العبد غلام احمد ولد فتح علی چک ۹۸ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد فتح علی والد موصی چک ۹۸ شمالی گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری امور عامہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا

**مثل نمبر ۱۷۵۵۷**

میں خدیجہ بیگم بٹالوی زوجہ شیخ اکبر علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ۹۸ فلمنگ روڈ رحیم سٹریٹ نمبر ۳ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر و زیورات کوئی نہیں ہے میں نے مبلغ ۵۰۰/- روپے کے بانڈ خریدے ہوئے ہیں جو کہ میری منقولہ جائداد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ خاوند کی طرف سے ملتے ہیں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد خدیجہ بیگم زوجہ شیخ اکبر علی۔ گواہ شد اکبر علی بٹالوی خاوند موصیہ رحیم سٹریٹ ۹۸ فلمنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد عبدالسلام پسر موصیہ رحیم سٹریٹ فلمنگ روڈ لاہور۔

**مثل نمبر ۱۷۵۵۶**

میں محمد صادق ولد چوہدری نواب خان قوم جٹ کاہلواں پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد ملکیت حسب ذیل ہے تفصیل جائداد ۔ ۲ کنال اراضی بلا شرکت غیرے ہے جس کی مالیت ۲۰۰/- روپیہ ہے ایک پختہ مکان واقع موضع گھٹیالیاں مکان پختہ جس کی موجودہ مالیت تین ہزار روپیہ ہے دس بیگھہ اراضی جو رہن لی ہوئی ہے زر رہن تین ہزار روپیہ ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد کی آمد پر ہے اگر کبھی اس کے علاوہ کوئی آمد ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ العبد چوہدری محمد صادق ولد نواب خان ساکن موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد خورشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد چوہدری محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر وصایا حال گھٹیالیاں

**مثل نمبر ۱۷۵۵۵**

میں محمود احمد ولد احمد اسماعیل صاحب معتبر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۸۹ دسنو گلی نمبر ۱۲۷ نسبت روڈ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ ۴۵۰/- روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمود احمد قریشی مکان ۸۹ دسنو گلی نمبر ۱۲۷ نسبت روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال لاہور۔ گواہ شد فضل الرحمن ولد قاضی عبدالرحمن دارالصدر شرقی ربوہ حال لاہور

**مثل نمبر ۱۷۵۵۴**

میں بشیر احمد ولد امیر خان قوم چوہان پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن ہلال پور نون ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں ہماری پندرہ ایکڑ زمین ہے لیکن ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ اس میں سے میرا حصہ پندرہ بیگھہ ہے میرے والد صاحب غیر احمدی ہیں ابھی مجھے سمجھ کوئی آمدنی نہیں ہے یہ زمین چک تھی ڈاکخانہ بھیرہ میں واقع ہے۔ میرا گزارہ ماہوار پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ڈاکٹر بشیر احمد ساکن ہلال پور نون ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا ۱۳/۴/۶۲۔ گواہ شد عبدالوحید ساکن ہلال پور ڈاکخانہ قاضی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔ گواہ شد محمد زبیر نون ہلال پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

**مثل نمبر ۱۷۵۵۳**

میں بشیر احمد ولد فتح علی قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ خاص چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے، اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میری زرعی زمین ۱/۲ ۶ کیلے ہے جو بیلاں پر موضع چک ۹۸ شمالی میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت تیرہ ۱۳ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد فتح علی والد موصی چک ۹۸ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری امور عامہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

نوٹ:۔ میں اپنی زندگی میں اراضی زرعی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد بشیر احمد گواہ شد فتح علی والد موصی چک ۹۸۔ گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری امور عامہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

**مثل نمبر ۱۷۵۵۲**

میں عبدالخالق ولد غلام حسین قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری دو ایکڑ زرعی اراضی واقع چک ۹۸ شمالی میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت چار ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالخالق ولد غلام حسین سیکرٹری مال چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد محمود احمد امیر جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد سلیمان بقلم خود چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

نوٹ:۔ میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری یہ وصیت منسوخ سمجھی جائے۔

العبد عبدالخالق ولد غلام حسین سیکرٹری مال چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد محمود احمد امیر جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۲۹/۴/۶۲۔ گواہ شد سلیمان بقلم خود چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۲۹/۴/۶۲

ٹ


## مرہم سفید

پھوڑے پھنسیوں کے لئے ..۔ ۱ روپیہ

## حب صبان

سوکھے کے بخار کی مجرب دوا ..۔ ۲ روپے

## گڑھتی

پیدائش کے بعد بچے کی پہلی غذا ۔۔ ۱ روپیہ

## بچوں کی چونڈی

دستوں کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ..۔ ۱ روپیہ

**حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ**

# جلسہ سالانہ کے موقع پر سپیشل گاڑیوں کا پروگرام

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ وزیر آباد۔ نارووال۔ جھنگ اور راولپنڈی سے سپیشل گاڑیاں چلیں گی۔ سپیشل گاڑیوں کا سفر آرام دہ اور محفوظ ہے اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ آتے اور جاتے ہوئے سپیشل گاڑیوں پر ہی سفر کریں۔ مفصل پروگرام درج ذیل ہے:۔

## لاہور کی سپیشل ٹرین

### ۲۵۔ دسمبر ۱۹۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| لاہور روانگی | .. — ۱ | بعد دوپہر |
| شاہدرہ | ۱۵ — ۱ | " |
| شیخوپورہ | ۵۷ — ۱ | " |
| سانگلہ ہل | ۱۳ — ۳ | " |
| چک جھمرہ | ۷ — ۴ | " |
| چنیوٹ | ۲۰ — ۵ | " |
| ربوہ | ۴۰ — ۵ | " |

## نارووال کی سپیشل ٹرین ۲۵ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| نارووال | ۴۵ — ۹ | بجے صبح |
| بدوملہی | ۱۵ — ۱۰ | " |
| نارنگ | ۵ — ۱۱ | |
| کالا خطائی | ۲۰ — ۱۱ | |
| سری رام پورہ | ۵۰ — ۱۱ | |
| شاہدرہ | ۲۰ — ۱۲ | |
| شیخوپورہ | ۱۰ — ۱ | |
| چوہڑ کانہ | ۳۵ — ۱ | |
| ڈھابان سنگھ | ۱۸ — ۲ | |
| سانگلہ ہل | ۵۰ — ۲ | |
| چک جھمرہ | ۷ — ۴ | |
| چنیوٹ | ۲۰ — ۵ | |
| ربوہ | ۴۰ — ۵ | |

## سیالکوٹ کی سپیشل ٹرین ۲۵ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| سیالکوٹ | ۳۰ — ۹ | صبح |
| سمبڑیال | ۱۰ — ۱۰ | " |
| سوہدرہ | ۴۵ — ۱۰ | |
| وزیر آباد | ۲۰ — ۱۱ | |
| منصور والی | ۵۰ — ۱۱ | |
| جامکے چیمہ | ۵ — ۱۲ | دوپہر |
| اکال گڑھ | ۲۵ — ۱۲ | |
| حافظ آباد | ۵ — ۱ | |
| سکھیکی | ۵۵ — ۱ | |
| مرڑھ بلوچاں | ۲۰ — ۲ | |
| سانگلہ ہل | ۳۵ — ۲ | |
| سالارواں | .. — ۳ | |
| چک جھمرہ | ۳۰ — ۳ | |
| برج | ۷ — ۴ | |
| ربوہ | .. — ۵ | |

## وزیر آباد کی سپیشل ٹرین ۲۵ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| وزیر آباد روانگی | ۳۵ — ۹ | بجے صبح |
| منصور والی | ۵۳ — ۹ | |
| جامکے | ۱۸ — ۱۰ | |
| اکال گڑھ | ۳۹ — ۱۰ | |
| حافظ آباد | ۱۷ — ۱۱ | |
| کالیکے | ۴۰ — ۱۱ | |
| سکھیکی | ۱۲ — ۱۲ | |
| سانگلہ ہل | ۴۴ — ۱۲ | |
| سالارواں | .. — ۱ | |
| چک جھمرہ | ۳۰ — ۱ | |
| ربوہ | ۵۰ — ۲ | |

## لاہور کے لئے واپسی۔

### ۲۸ دسمبر ۶۴ء) جلسہ کے آخری دن

| | | |
|---|---|---|
| ربوہ | ۴۰ — ۴ | شام |
| برج | ۲۲ — ۵ | |
| چک جھمرہ | ۵۰ — ۵ | |
| ساہیانوالہ | ۵۰ — ۶ | |
| سانگلہ ہل | ۲۷ — ۷ | |
| مومن | ۵۵ — ۷ | |
| شیخوپورہ | ۵۸ — ۸ | |
| شاہدرہ | ۴۵ — ۹ | |
| لاہور | ۵ — ۱۰ | |

## وزیر آباد کے لئے واپسی ۲۸ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| ربوہ | ۴۰ — ۴ | لاہور کی ٹرین کے ساتھ |
| سانگلہ ہل | ۳۰ — ۷ | |
| سکھیکی | ۵۷ — ۷ | |
| حافظ آباد | ۳۸ — ۸ | |
| اکال گڑھ | ۱۲ — ۹ | |
| جامکے | ۳۱ — ۹ | |
| منصور والی | ۴۸ — ۹ | |
| وزیر آباد | ۱۵ — ۱۰ | |

## سیالکوٹ کے لئے واپسی ۲۹ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| ربوہ | .. — ۷ | صبح |
| چنیوٹ | ۲۰ — ۷ | |
| برج | ۴۹ — ۷ | |
| چک جھمرہ | ۲۰ — ۸ | |
| سالارواں | ۷ — ۹ | |
| سانگلہ ہل | ۳۱ — ۹ | |
| مرڑھ بلوچاں | ۴۸ — ۹ | |
| سکھیکی | ۴ — ۱۰ | |
| حافظ آباد | ۲۵ — ۱۰ | |
| اکال گڑھ | ۱۷ — ۱۱ | |
| وزیر آباد | ۱۵ — ۱۲ | |
| سوہدرہ | ۱۰ — ۱ | دوپہر |
| سمبڑیال | ۴۰ — ۱ | |
| اگوکی | ۵ — ۲ | |
| سیالکوٹ | ۴۰ — ۲ | |

## نارووال کیلئے واپسی ۲۹ دسمبر ۶۴ء

| | | |
|---|---|---|
| ربوہ | .. — ۸ | بجے صبح |
| چنیوٹ | ۱۵ — ۸ | |
| چک جھمرہ | ۱۰ — ۹ | |
| سالارواں | ۴ — ۱۰ | |
| سانگلہ ہل | ۲۷ — ۱۰ | |
| ڈھابان سنگھ | ۲ — ۱۱ | |
| بھابیکے | ۱۹ — ۱۱ | |
| چوہڑ کانہ | ۴۹ — ۱۱ | |
| شیخوپورہ | ۱۰ — ۱۲ | |
| شاہدرہ | ۰ — ۱ | دوپہر |
| سری رام پور | ۲۰ — ۲ | |
| کالا خطائی | ۳۴ — ۲ | |
| نارنگ | ۴۹ — ۲ | |
| بدوملہی | ۲۰ — ۳ | |
| نارووال | .. — ۴ | |

**نوٹ**:۔ راولپنڈی اور جھنگ کی گاڑیوں کا مفصل پروگرام انشاء اللہ جلدی ہی شائع کر دیا جائیگا ہیڈکوارٹرز سے اس کی منظوری ہو چکی ہے۔

(ابو المنیر نور الحق۔ ناظم استقبال جلسہ سالانہ)

# چالیس روزہ صدقہ کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خاکسار نے ۱۷ر اگست ۱۹۶۴ء کو انصار کو تحریک کی تھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے ۴۰ روز تک صدقہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق ۴۰ روز تک روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جاتا رہا اور اس کے بعد سے اب تک ہر ہفتہ ایک بکرا صدقہ کیا جاتا ہے

خاکسار نے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر تحریک کی تھی کہ دوبارہ چالیس روزہ صدقہ کا پروگرام بنایا جائے۔ چنانچہ بعض احباب نے وہیں پر کچھ رقوم بطور صدقہ دے دی تھیں میں اس اعلان کے ذریعہ انصار کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے صدقہ کی اس تحریک میں بھی دوبارہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور رقوم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نام جلد بھجوائیں۔ تاکہ حضور کی صحت یابی کے لئے پھر چالیس روز تک روزانہ صدقہ کیا جا سکے۔

خاکسار مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

# وصولی کا آخری مہینہ!

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید۔ ربوہ)

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو ختم ہو رہا ہے لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں کے بقایا جات کی بھاری رقمیں موجود ہیں۔ تحریری طور پر تمام جماعتوں کو یاد دہانی کرائی جا چکی ہے لیکن کئی عہدیداران کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔ جملہ امراء کرام و صدر صاحبان سے تاکیدی درخواست ہے کہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعت کے چندہ وقف جدید کی سو فیصدی وصولی کرنے کی طرف توجہ دیں۔ جتنی رقم وصول ہو چکی ہے فوری طور پر ارسال فرما دیں اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ (جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

# اعلان برائے لجنات

جن لجنات نے سالانہ اجتماع پر منعقدہ شوریٰ کے موقعہ پر جلسہ سالانہ کے لئے سامان بھجوانے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ سب لجنات اپنا موعودہ سامان جلد بھجوانے کا انتظام کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴